رجسٹرڈ نمبر ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

ظلمتیں کافور ہو جائینگی اک دن دیکھنا | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | میں بھی اک نورانی چہرہ کے پرستاروں میں ہوں

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ (الہام مسیح موعود)

چندہ مقامی خریداروں سے ساڑھے چار روپے

مضامین بنام ایڈیٹر اور باقی تمام خط و کتابت بنام مینیجر الفضل قادیان ضلع گورداسپور کے پتہ پر ہو

چندہ غیر ممالک سے سات روپے

آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے۔ (حقیقۃ الوحی ص ۶۹)

جلد ۳ | ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء | یکشنبہ | مطابق ۱۶ ذیقعدہ ۱۳۳۳ھ | نمبر ۴۱

مدینۃ المسیح علیہ السلام

(۱) الحمد للہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کی طبیعت اچھی ہے۔

(۲) صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی آنکھیں دکھتی ہیں اللہ تعالیٰ آپ کو شفا دے۔ احباب بھی دعا کریں۔

(۳) مولانا مولوی سید سرور شاہ صاحب و میر قاسم علی صاحب سیالکوٹ سے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور سٹروعہ سے تشریف لے آئے ہیں۔ قبلہ میر ناصر نواب صاحب بھی دورہ سے واپس قادیان پہنچ گئے ہیں۔

(۴) میر قاسم علی صاحب اور قاضی عبداللطیف صاحب طالبعلم مبلغ کلاس قادیان سے اور حافظ روشن علی صاحب مالیر کوٹلہ سے سنور کے جلسہ پر تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کا حامی و مددگار ہو۔

۵۔ مکرمی بابو برکت علی صاحب سکرٹری جماعت شملہ کی والدہ ماجدہ فوت ہو گئی تھیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ان کا جنازہ مقبرہ بہشتی میں دفنانے کے لئے قادیان لایا گیا۔ حضور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ احباب جم

اخبار احمدیہ

سٹروعہ سے شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور تحریر فرماتے ہیں کہ یہاں جلسہ نہایت کامیابی سے ہوا پہلے روز سکھ مذہب کے متعلق ۲½ گھنٹہ لکچر ہوا۔ بعد اختتام لکچر سکھوں نے وقت مانگا انھیں وقت دیا گیا ۲½ گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی۔ آخر سکھ مناظر خاموش ہو گیا اور اس نے باوا نانک علیہ الرحمۃ کے مسلمان ہونے کو تسلیم کر لیا۔ دوسرے روز جنم ساکھی و گرنتھ صاحب سے مسیح کی آمد ثانی اور حضرت مسیح موعود کے ظہور کی علامات اور لیکھرام کے متعلق آپ کی پیشگوئی کا پورا ہونا۔ یہ سب باتیں انکو مفصل طور پر سنائی گئیں۔ اسی دن سکھوں کے دوسرے گروہ نے وقت مانگا جو دیا گیا۔ ان سے بھی ایک گھنٹہ تک بحث ہوتی رہی آخر سکھ مناظر نے یہ بات مان لی کہ باوا صاحب نماز روزہ تلاوت قرآن مجید کی ہدایت کیا کرتے تھے۔ مگر خود عامل نہ تھے جسپر حاضرین نے تالی بجادی۔ آریوں کے متعلق بھی لکچر ہوا لیکن کسی کو سامنے آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ الحمد للہ۔ یہاں اردگرد و نواح کے لوگوں پر جلسہ کا اچھا اثر ہوا۔ یہ سب حضور کی دعاؤں کا نتیجہ ہے۔

میرٹھ سے برادر مکرم جناب حامد حسین خان صاحب لکھتے ہیں کہ "رسالہ تبدیلی عقائد مولوی محمد علی صاحب" جمعہ کے روز تمام جماعت کو سنایا گیا جس سے مولوی صاحب کا حقیقی مذہب مسئلہ نبوت کے متعلق معلوم ہو گیا۔ اور اب مولوی صاحب اپنی تحریروں کے خلاف لکھ رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انکی حالت پر رحم فرمائے۔

پاک پٹن سے چوہدری غلام احمد خان صاحب حضرت اقدس کو لکھتے ہیں خدا تعالیٰ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے حضور کی دعاؤں میں ایک نمایاں اثر رکھا ہے ایک مرتبہ پہلے بھی میری اہلیہ بیمار ہوئی تھی تو حضور کی دعا سے بالکل آرام

(باہتمام شیخ عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر مطبع ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپ کر شائع ہوا)

ہوگیا تھا۔ اور اب پھر خدا تعالےٰ نے آپ کی دُعا سے وہی اثر دکھایا ہے۔ اور اسکو شفا ہوگئی ہے حضور آئندہ بھی اپنی دُعاؤں میں یاد رکھیں ؛

کھڈال ضلع سیالکوٹ سے برادر محمد اسمٰعیل صاحب بھی ایسی مضمون کا خط لکھتے ہیں کہ حضور نے جو میرے حق میں دُعا کی خدا کے فضل سے اس کا بہت جلد اثر ہوا۔ میں تو اسکو معجزہ کہتا ہوں۔ بہت دوائیں کیں لیکن ہر طرف سے مایوسی دیکھنے کے بعد حضور کی خدمت میں دعا کے لئے لکھا گیا۔ تو حضور نے خواب میں میری بیوی کو بتلایا کہ فلاں دوائی اسے کھلاؤ تو وہ اچھا ہوجائیگا اتفاق سے وہ دوا میرے گھر میں موجود تھی چند روز کھانے کے بعد مجھے بالکل شفا ہوگئی ؛

ناگپور سے حافظ نور احمد صاحب لکھتے ہیں کہ میں سفر پر گیا تھا اور بعد میں چوروں نے میرا گھر لوٹ لیا ہے اور سب کچھ لے گئے ہیں۔ احباب میرے حق میں دُعا کریں ؛

داتہ سے میاں رحمت اللہ صاحب حضرت اقدس کی خدمت میں لکھتے ہیں کہ آجکل داتہ غیر مبائع لوگوں کا مرکز بنا ہوا ہے ایک مرتبہ مولوی محمد علی صاحب اور خواجہ صاحب آئے۔ اور خواجہ صاحب کی تقریر بھی ہوئی۔ اب دوبارہ خواجہ صاحب مولوی محمد علیصاحب اور مولوی غلام حسن صاحب آئے ہیں۔ مولوی غلام حسن صاحب نے جمعہ کی نماز پڑھائی اور بعد میں مولوی محمد علیصاحب نے تقریر کی۔ آج کل یہاں مذہبی اور ملکی شور برپا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں محفوظ رکھے اس کے جواب میں حضور نے یہ لکھوایا کہ آپ کسی قسم کی ملکی شورش میں حصہ نہ لیں۔ جو شخص اشارۃً بھی گورنمنٹ کے خلاف حصہ لیتا ہے **وہ ہماری جماعت میں سے نہیں ہے** ؛

سیالکوٹ سے مکرم سید حامد شاہ صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ میر قاسم علیصاحب اور مولوی سرور شاہ صاحب کی تبلیغ سے ان دنوں شہر میں ایک تحریک پیدا ہوگئی ہے اور بہت سی طبائع پر بہت اچھا اثر پڑا ہے اللہ تعالےٰ انھیں ہدایت دے۔ مخالفین نے بہت جوش دکھلانا چاہا مگر حکام نے فتنہ پرداز لوگوں کو نکالدیا الحمد للہ کہ امن و سکون سے تقریر ہوتی رہی۔ شہر میں سلسلہ حقہ کے متعلق ایک جوش پیدا ہوگیا ہے ؛

ایک دوست نے حضرت اقدس کی خدمت میں لکھا کہ مخالف لوگ بڑی بیباکی اور سختی سے پیش آتے۔ اور حضرت اقدس علیہ السلام کو بُرا بھلا کہتے ہیں یہ لوگ ایسے تو مانتے نہیں ہیں اگر مباہلہ کی اجازت ہو تو مباہلہ کر لیا جائے۔ تو حضور نے جواب میں لکھوایا۔ مباہلہ کی انکے ساتھ ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ کے سُپرد کرو۔ (مفہوم) ؛

جنازہ غائب عبد الغفار ساکن وہنہ گام کشمیر کی والدہ فوت ہوگئی ہیں اور ڈاکٹر محمد بخش صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ چھاؤنی کوئٹہ کا لڑکا فوت ہوگیا ہے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں ؛

تحریک دعا۔ منشی مولاداد صاحب مدرس شاہدرہ بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ اور دُعا کی درخواست کرتے ہیں ؛

بابو الٰہی بخش صاحب اسٹیشن ماسٹر تخت محل بعض مشکلات میں ہیں۔ احباب انکے لئے بھی دُعا کریں ؛

سمبڑیال سے برادر سراج الدین صاحب لکھتے ہیں۔ ۱۵ ستمبر کو حضرت قبلہ میر ناصر نواب صاحب یہاں تشریف لائے رات کو مستورات میں وعظ فرمایا۔ بہت مفید نصیحتیں کیں۔ خدا کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ ایسی عمر میں باوجود ضعف پیری کے قبلہ میر صاحب کا تبلیغ کے لئے یہ جوش رکھنا اور سلسلہ کی خدمت کرنا ایک قابل قدر نمونہ ہے اللہ تعالےٰ آپکی ہمت اور قویٰ میں برکت دے اور اجر عظیم عطا فرماوے ؛

شاہدرہ لاہور سے منشی مولاداد صاحب مدرس حضرت اقدس کو لکھتے ہیں کہ حضور کی دونوں کتب القول الفصل اور حقیقۃ النبوۃ نے ہی منکران خلافت پر اتمام حجت کر دیا تھا اور ان کے لئے کسی قسم کی گنجایش نہیں چھوڑی تھی لیکن رسالہ "تبدیلی عقائد" کو پڑھنے سے تو اور بھی اُن کا پردہ فاش ہوتا اور پتہ لگتا ہے کہ مولوی صاحب کا حضرت اقدس کی نبوت کو ایسے صاف طور پر مانتے ہوئے پھر میاں صاحب کی مخالفت کرنا محض ضد اور تعصب کی وجہ سے ہے ورنہ جس نبوت کو حضرت میاں صاحب ایدہ اللہ پیش کرتے ہیں۔ اسی نبوت کو مولوی صاحب بار بار پیش کرتے رہے ہیں ؛

خبریں

جنگ

مشرقی محاذ کے متعلق پیٹرو گراڈ کا مراسلہ سرکاری مظہر ہے کہ دیلنا کے مشرق میں روسیوں کو جرمنوں پر کئی فتوحات اور حاصل ہوئیں اور ذرا جنوب میں آسٹروی لشکر پر بھی دشمن کے (۱۶۰۰) جوان اسیر ہوئے۔ پھر آخرالذکر فوج نے دو دیہات پر شدید حملے کئے۔ سنگینوں سے ایک جان توڑ مقابلہ ہوا جسکا انجام یہ کہ دشمن بنقصان کثیر نکالدیا گیا۔ پھر روسیوں نے جوابی حملہ کے طور پر آسٹروی سپاہ کا انکی خندقوں تک پیچھا کیا۔ جہاں سارے حملہ آور ان غنیم بھاگ نکلے۔ بعض نے اطاعت قبول کر لی اور کچھ سنگینوں سے ڈھیر ہوگئے ؛

فرانس کے میدان معرکہ میں ۲۱ ستمبر کو بمقام آراس طرفین نے ایسی شدید گولہ باری ہوئی کہ پہلے کبھی نہ ہوئی تھی۔ فرنچ توپخانوں نے بڑے کاری فیر کئے۔ محاذ پر کئی جگہ آگ لگا دی۔ نہر ایسن میرن کے دائیں کنارہ پر ہماری افواج کے قدم جم گئے۔ دشمن نے بہتیرا چاہا کہ جوابی حملہ کرے مگر بجز وار کچھ نہ بن پڑا۔ ووسگس میں اب فرنچ بہت آگے بڑھ گئے ہیں۔ دشمن نے دو روز لگاتار شدید گولہ باری کی برٹش توپوں نے بھی دندان شکن جواب دیئے۔ غنیم کے ۱۹ ہوائی جہازوں نے ایک ریلوے جنکشن پر سوشیل گرائے۔ جن سے عمارات کو کچھ ضرر پہنچا ؛

اوڈیسہ کی تار خبر ہے کہ ترکوں جرمنوں کی ایک آبدوز کشتی کو بحیرۂ اسود میں روسی کشتی نے غرق کر دیا ؛

مختلف

جنوبی افریقہ کے ۵۴ باغیوں کو ۹ ماہ سے ۳ سال تک قید کی سزائیں ہوئیں۔ وان اینبرگ نام مدعی نبوت جسپر جولائی میں سو پونڈ جرمانہ ہوا تھا۔ ۱۸ ماہ کے لئے جیل بھیجا گیا۔ اس کا مغربی ٹرانسوال میں بڑا رسوخ تھا۔ اسیران حرب کا بیان ہے کہ آسٹریا کے پاس جنگی جوانوں کا توڑا پڑ گیا ہے۔ شملہ کے سرکاری تار سے معلوم ہوتا ہے کہ علاقہ ریگا میں دشمن کی گولہ باری شدت پکڑ گئی ہے۔ جیکب سٹاٹ کے مغرب میں ایک مقابلہ سخت کے بعد روسیوں نے غنیم کی خندقوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ اور بھی بعض مقامات پر دشمن کے پاؤں اُکھڑ گئے ہیں۔ روسی سپاہ کا ڈھنگ طمانیت بخش ہے ؛

دردانیال میں برٹش افواج بڑی جانبازی سے لڑ رہی ہیں چھٹی گورکھا پلٹن نے ایک موقعہ پر خاص قابل تعریف حملہ کیا۔ **فرانس** میں ۶ ستمبر کو ۴۸ گھنٹے تک لگاتار بارش ہوئی اودھ میں ابھی بارش کا سلسلہ جاری ہے وسط ہند کی طرف بھی بڑھتا جاتا ہے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۲۶ ستمبر ۱۹۱۵ء

اتأمرون الناس بالبرّ وتنسون انفسکم

کچھ شک نہیں کہ خدا تعالیٰ تک سلامتی وسرخ روئی کے ساتھ پہنچنے اور فلاح ونجات پانیکی ایک ہی راہ ہے یعنی اسلام جس کی طرف قرآن کریم بلاتا ہے اور اس کا ماحصل یہ ہے کہ اگر تم اللہ کے محبوب بننا چاہتے ہو تو اس کے حبیب (صلے اللہ علیہ وسلم) کی پیروی کرو۔ مگر آج اسلام کے نام لیوا۔ صدہا فرقوں میں سے ہر ایک یہی ادعا کرتا ہے کہ ہم ہی آنحضرتؐ کے سچے پیرو ہیں۔ باقی سب غلط راہوں پر پڑے بھٹکتے ہیں۔ تو کیا ان سب کی بہاہی اور تفرقہ کا کوئی تسلی بخش چارہ کار خود خدائے پاک اور حضور پر نورؐ نے نہیں تبلایا؟ کیوں نہیں؟ لیکن ایسی رمزوں کو سمجھنے کے لئے ضرورت ہے تقویٰ کی۔ ضرورت ہے ہٹ دھرمی وتعصب سے پاک ہونے کی۔ ضرورت ہے انانیت نفسانیت خود پسندی وخود ستائی کو چھوڑنے کی۔ چونکہ زمانہ موجودہ کے نام نہاد مسلمان خود اس قبیل کی قریباً تمام صفات ایمان کو خیر باد کہہ چکے ہیں اسواسطے اور وں کا انکے ذریعہ راہ راست پر آنا تو درکنار انہیں آپ ہی اس شاہراہ کی طرف آنے میں طرح طرح کی مشکلات در پیش ہیں۔ ورنہ کیا خدا اور رسولِ خدا نے آپ سے صدیوں پہلے یہ خبر نہیں دی کہ آخری زمانہ میں جس کے فلاں وفلاں آثار وعلامات ہونگے (جو ظہور میں بھی آچکے ہیں) ایک عظیم الشان مامور من اللہ مبعوث ہوگا اسی کو ایک حیثیت سے مسیح موعود کہا گیا اسی کو دوسری حیثیت سے مہدیٔ آخر زمان کا مبارک نام دیا گیا۔ اور اسی کا دیگر اقوام کو انکے جدا جدا مذہبی معتقدات وحالات کے مطابق کرشن وغیرہ مختلف ناموں سے وعدہ دیا گیا۔ اور یہ ظاہر ہے کہ جب اصلاح خلق کے لئے کسی کو بھیجنے والا خدا ایک۔ بھیجنے کی غرض وغایت ایک یعنی اصلاح وہدایت۔ زمانہ بعثت ایک۔ تو شخص مبعوث بھی ایک ہی ہو سکتا ہے۔ لیکن افسوس کہ جب آنیوالا آیا۔ ضلالت وہلاکت کے گڑھے میں گرتی ہوئی دنیا کے لئے عین وقت پر سلامتی ونجات کا پیغام لایا اور تمام موعودہ نشانوں کے ساتھ جلوہ فرما ہوا تو دنیا کے غافل۔ ضدی اور خود پسند لوگ لگے انکور کرنے اور اپنے اپنے زعم باطل کے مطابق حیلے تراشنے کہ وہ تو اب اور ایسا ہونا چاہیے فلاں وفلاں اس کے ظہور کی نشانیاں ہونگی۔ یہ اس کی قوم اور وہ اس کا مقام ہوگا وغیرہ وغیرہ۔ اور قوموں سے تو بالکل قطع نظر کیجئے مسلمانوں کو ہی لیجئے جن کے ہاں قرآن مجید میں بڑی پکی خبر دیگئی ہے کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم قیامت تک کے لئے تمام اقوام کے واحد ہادی ورہبر برحق ہیں۔ اب آپکے بعد نہ کسی نئے نبی ورسول کی ضرورت ہے۔ جو آپؐ کی غلامی سے آزاد ہو نہ پرانے کے دوبارہ آنے کی۔ بلکہ آخری زمانہ میں جو شخص آنا ہے وہ آنحضورؐ کا ہی ایک کامل متبع اور اس اتباع کی برکت سے آپ ہی کا بروز و بعث ثانی ہوگا۔ اور اس وقت میں صراط مستقیم پر چلنے والے حقیقی مومن ومسلم کہلانیکے مستحق اور خدا تعالیٰ کے مقبول بندے وہی ہونگے جو اس کی دعوت کو قبول کر کے اس کا ساتھ دیں۔ لیکن آہ! آج وہی مسلمان ہیں کہ اس کی تکذیب وانکار کو عین اسلام اور اپنے لئے باعث نجات سمجھتے ہیں۔ بایںہمہ ان میں سے بعض دیگر مذاہب کے لوگوں کو اپنے دین کی تبلیغ کرنے کے بھی شائق پائے جاتے ہیں۔ اگرچہ آج تک اس بارہ میں انہیں کوئی قابل فخر کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

ہمنے مانا کہ دنیا کو اسلام کی طرف بلانا ایک اعلیٰ درجہ کی دینی خدمت اور شعار برّ وتقویٰ سے ہے لیکن کیا ان داعیوں کا فرض اولین یہ نہیں کہ پہلے خود اس راہ سلامتی پر قدم مار کے دکھلائیں پھر دنیا کے سامنے اسلام کے سچے اور زندہ مذہب ہونے کا ثبوت پیش کریں کہ دیکھو ہمارے خدا اور رسولِ خدا نے آج سے صدہا سال پہلے جو کچھ فرمایا تھا وہ اب حرف بحرف پورا ہو رہا ہے۔ لیکن یہ مسلمان جنمیں اس وقت صدہا شرمناک تفرقے ہزارہا ظاہری وباطنی مفاسد اور اعتقادی وعملی کمزوریاں موجود ہیں۔ کیا منہ لیکر دوسرے مذاہب کے بالمقابل اپنا دین پیش کر سکتے ہیں کہ یہی وہ مذہب ہے جس کا آج خدا کی تائید ونصرت سے بول بالا ہو رہا ہے جو دنیا کے پردہ پر ایک ہی دین الحق ہے کہ اپنی حقیت وحقانیت کا زندہ ثبوت دے سکتا اور اس کی زندگی کے تازہ بتازہ نشان دکھلا سکتا ہے تاوقتیکہ وہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت پر ایمان نہ لائیں جو فی الحقیقت وہی ختم المرسلین تھا کہ خدائی وعدے کے مطابق دوبارہ آخرین میں مبعوث ہوا۔ اسنے جمیع ادیان باطلہ پر اسلام کی حجت تمام کی۔ ایمان اور قرآن دنیا سے اٹھ چکا تھا اسے نئے سرے سے قائم کیا۔ اسلام کے ماتھے پر حاملان اسلام کی غفلت جہالت اور طرح طرح کی عملی واعتقادی خرابیوں سے جو بدنامی کے داغ لگ چکے تھے انہیں دور کر کے اس کا اصل نورانی چہرہ پیش کیا۔ اور لاکھوں کی تعداد میں ایک ایسی جماعت پیدا کر دی جو بتوفیق باری دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والی ہے اور جس کے اندر قبول صدق وحق کے طفیل اسلام کو چار دانگ عالم میں پھیلانیکا خاص جوش ہے اور وہ جوش واخلاص خدا کے فضل سے روز بروز زیادہ بار آور وبابرکت ثابت ہو رہا ہے فالحمد للہ علےٰ ذالک۔ آج صفحہ ہستی پر کوئی اور قوم یا فرقہ ہے جو اسلام میں ہو کر اسلام کی سچائی کے ایسے زبردست اور کھلے کھلے نشانات پیش کر رہا ہو اور جس کے ساتھ خدائے غیور کی جو مفتریوں کو ہرگز فلاح نہیں دیا کرتا اس قدر تائیدات اور نصرتیں عیاں ہوں لا والله۔ پس اے مسلمان کہلانیوالو اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلانے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ جو حضرت مسیح موعودؑ میں ہو کر ملتا ہے اسی کے طفیل آج برّ وتقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں اسی کی پیروی سے انسان فلاح ونجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ وہی فخر اولین وآخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعلمین بنکر آیا تھا اور اب اپنی تکمیل تبلیغ کے ذریعہ ثابت کر گیا کہ واقعی اس کی دعوت جمیع ممالک وملل عالم کے لئے تھی۔ فصلی اللہ علیہ وسلم۔

ہاں اے پیارے احمدی بھائیو! آخر میں ہمکو تم سے بھی یہ کہنا ہے کہ تم جو زبان یا قلم یا قلبی عاؤں کے ذریعہ دوسروں کو سلسلہ حقہ کی دعوت دیکر امر بالبرّ کی ذمہ واری سے سبکدوش

تباہی کے دردانگیز نظارے

لکھنؤ سے ۱۸ ستمبر کی تار

خبر ہے کہ وہاں ۲۹۔ اگست سے تاریخ اطلاع تک قریباً **اٹھارہ ہزار مکانات** مسمار ہو چکے تھے اور شہر کی کل آبادی کا تہائی حصہ یعنی **اسّی ہزار شخص** اس وقت خانماں برباد مارے مارے پھرتے ہیں **۴۸ جانیں** بھی تلف ہو چکی ہیں جنمیں سے بعض کی ہلاکت کا موجب محض ان کی سہل انگاری و **غفلت** ہوئی کہ باوجود خبردار کئے جانے کے انہوں نے پرواہ کی۔ چار آدمیوں اور ایک لڑکی کا واقعہ اس طرح بیان کیا گیا ہے کہ وہ پانچوں ایک چھت پر سوتے تھے۔ ہر چند سمجھایا گیا مگر وہ گھر سے نکلنے پر رضامند نہ ہوئے آخر سب کے سب مع چارپائی بستروں کے چھت سمیت دوسری منزل سے گر کر ملبے کے تلے آرہے اور دب کر مرگئے۔ گورنمنٹ اس مصیبت کے انسداد کا بندوبست کر رہی ہے مگر چونکہ طوفان باران کا سلسلہ ہنوز **منقطع نہیں ہوا** اس واسطے نہیں کہہ سکتے کہ مزید آفت آنے والی کوئی نہیں ہے۔ الفضل کے معزز نامہ نگار برادر محمد عثمان صاحب ان واقعات کے علاوہ یہ بھی لکھتے ہیں۔ کہ ۱۸ ہزار تو اُن مکانوں کی تعداد ہے جو بالکل گر گئے ہیں۔ مگر جنہیں کم و بیش نقصان پہنچا ہے وہ ان کے علاوہ ہیں۔ یحیوی گنج شہر کا ایک محلہ ہے جسکا ایک مکان بھی سلامت نہیں رہا اور کچھ لوگ اس تباہی سے خانہ ویرانی کا شکار ہوئے وہ سرکاری عمارات میں پناہ گزین ہیں جن کے علاوہ سرکار نے تین **کیمپ** اور بھی شہر کے مختلف مقامات میں قائم کئے ہیں برادر موصوف لکھتے ہیں کہ **جونپور** سے بھی سیلاب کی خبر آئی ہے جس کے سبب ¾ حصہ شہر پانی میں ڈوبا ہوا ہے الحمد للہ کہ شہر کے کل احمدی ابتک بخیریت ہیں۔ **کانپور** کی بربادی کے حالات بھی کچھ کم دردناک نہیں ہیں۔ لکھنؤ میں تو ۴۸ ہی گھنٹے مسلسل بارش ہوئی مگر کانپور میں ساٹھ گھنٹے لگا تار موسلا دھار مینہ پڑتا رہا۔ **اناؤ** اور کانپور کے درمیان جہاں تک نظر کام کرتی ہے پانی ہی پانی دکھلائی دیتا ہے۔ لکھنؤ کی دردانگیز و عبرت خیز تباہی کے متعلق صوبہ متحدہ کے اخبارات لکھتے ہیں کہ آہ! اس با عظمت اور خوبصورت شہر کی حالت دیکھی نہیں جاتی جو تمام صوبہ میں **اوّل درجہ** اور ہندوستان بھر میں پانچویں درجہ کا شمار کیا جاتا تھا۔ اس بربادی کے دوران میں پہلے ۲ روپے فی گھنٹہ کے حساب سے بھی مزدور بمشکل ملتا تھا لیکن بعد میں **ایک روپیہ فی گھنٹہ** تک نوبت پہنچ گئی۔ سچ کہا ہے کہ مصیبت تنہا نہیں آتی۔ بلکہ اپنے ساتھ اور آفات کو بھی لایا کرتی ہے چنانچہ اس تباہی سے ہنوز چھٹکارا نہیں ملا تھا کہ زمین نے جھرجھری لی اور اندیشہ ہے کہ اور **زلزلہ** آئیگا۔ سرکار والا اور روسا و عظام مصیبت زدوں کی دستگیری میں سرگرم سعی ہیں۔ ہر شخص کی زبان پر یہی چرچا ہے کہ لکھنؤ کی یہ تباہی ضرور **عذاب الٰہی ہے** مگر کاش یہ لوگ اس پر بھی غور کریں کہ **عذاب الٰہی کیوں آیا کرتا ہے**؟ اسلام کی کتاب پاک تو یہی بتلاتی ہے کہ مخلوق کی سیاہ کاری۔ گمراہی اور غفلت کے سبب آتا ہے اور اس کے نزول سے پہلے ضروری ہوتا ہے کہ اس آنیوالے عذاب سے ڈرانے کو خدا کی طرف سے کوئی مامور و مرسل مبعوث ہو چکا ہو مگر اس وقت سوائے حضرت مسیح موعودؑ کے اور کون سا نذیر آیا؟

وہی یاں تھا وہی واں تھا ہمیں معلوم نہ تھا

بعض احباب شاید ابتک سمجھتے ہوں کہ خواجہ صاحب نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے ذکر خیر کو ولایت ہی میں ہم قاتل قرار دیا۔ مگر ہم تو یہ جانتے ہیں کہ ولایت جانے سے پہلے بھی وہ حضرت مسیح کے پاک مشن کی تبلیغ سے جی چراتے تھے۔ ہمکو اچھی طرح یاد ہے کہ دہلی میں ایک دفعہ وہاں کی قلیل التعداد غریب جماعت نے اپنی بساط سے زیادہ مالی قربانی گوارا کر کے ان کا لیکچر کرایا تو آپنے حق احمدیت خاک بھی ادا نکیا۔ بس وہی اپنی پیٹنٹ باتیں بنا کے بیٹھ گئے جو ہندو مسلمانوں میں ان کی ہر دلعزیزی کا موجب ہو سکیں اور جن کی غایت اصلی کو ہم اس وقت بوجہ حسن ظن کے وہم و خیال میں بھی نہ لاتے تھے۔ مصرعۂ مندرجہ عنوان کے مصنف نے تو وہی سے مراد وہ ذات پاک رکھی تھی جو ہر حق پرست کا قبلۂ مقصود ہونی چاہیئے مگر غور کیجئے تو ماسوٰی کو قبلۂ حاجات بنانیوالوں پر بھی اس کے مفہوم کا حرف بحرف اطلاق ہو سکتا ہے۔ اس امر کا ثبوت کہ خواجہ صاحب کو مقدس بانئے سلسلہ احمدیہ کے ساتھ کوئی مخلصانہ و پایدار تعلق عقیدۃً نہ تھا یہ کہ اب جبکہ انہیں حضور علیہ السلام کی جماعت سے اپنے تازہ کارناموں کے طفیل کوئی توقع نہیں ہی ہے اگر بعض مضامین میں آپؑ کا نام گرامی طوعاً و کرہاً لینا ہی پڑ جائے تو صرف عالی جناب مرزا غلام احمدؐ صاحب پر اکتفا کرتے ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اگر مسیح موعودؑ تو درکنار لفظ قادیانی بھی لکھدیں تو اندیشہ ہے کہ کہیں لوگ سلسلہ عالیہ سے ان کا کوئی تعلق نہ سمجھ لیں جسے خواجہ صاحب کبھی کا توڑ چکے ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

دیر گیر و سخت گیرد مر ترا

ایک اخبار پر مقدمہ نخش نویسی قائم ہو کر پندرہ روپے جرمانہ کی سزا دیگئی۔ اس میں کوئی نخش اشتہار نہیں چھپا تھا بلکہ مسائل میں بعض الفاظ بے احتیاطی سے لکھے گئے تھے مگر کیا اس پر یہ کہہ سکتے ہیں کہ گورنمنٹ نے غیر واجبی سخت گیری کی! نہیں نہیں بلکہ آسمانی گورنمنٹ کے قانون عذاب و آئین مواخذہ میں بھی اکثر ایسا ہی پایا جاتا ہے۔ وہ مہلت دیتا رہتا ہے دیتا رہتا ہے کہ شاید نادان و غفلت شعار مخلوق اب بھی ہوش میں آجائے اب بھی معاصی سے باز رہے مگر جب حد ہو جاتی ہے اور بندے اپنی اصلاح نہیں کرتے تو اِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ پھر ایسا پکڑتا ہے کہ کوئی نہیں جو اس کے خلاف پناہ دیسکے۔ دیکھئے یہی اخبارات ہیں جو اپنے مضامین و اشتہارات میں ایک مدت بڑی بڑی بے اعتدالیوں کے مرتکب ہوتے رہے۔ حالانکہ قوانین نخش وغیرہ پہلے سے موجود تھے مگر ناعاقبت اندیشی یا بد نصیبی سے شاید لوگ یہ سمجھتے ہونگے کہ کچھ قسم قانون صرف کاغذوں میں قلمبند رہنے کی غرض سے ہوتے ہیں اور گورنمنٹ انکے عمل درآمد پر قادر نہیں۔ مگر واقعات نے بتلا دیا کہ وہ چشم پوشی و درگزر سرکار کی شفقت شاہانہ تھی نہ کہ عجز اور جب اس کا کفران نعمت کیا گیا تو پھر تادیب و سیاست کا بھی ایک وقت آنا ہی تھا۔ کاش کہ لوگ ان حالات سے عبرت پکڑیں اور اسی طرح عذاب الٰہی سے بچنے کیلئے بھی آسمان کے تیور پہنچانکر ابھی اپنی اصلاح [illegible]

توجہ طلب گورنمنٹ عالیہ پنجاب
کچھ لاہور والے جلسہ کے متعلق

(رقیمہ حکیم محمد حسین قریشی لاہور)

۱۱ - جولائی گذشتہ کو لاہور میں باہتمام انجمن احمدیہ لاہور میاں سراج الدین کے وسیع احاطہ میں کئی ہزار کے مجمع میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب ایدہ اللہ بروح القدس کا عالیشان لیکچر ہوا ۔ جو لاہور اور بیرونجات کے کثیر التعداد لوگوں اور گورنمنٹ عالیہ کے ذمہ دار افسروں نے بھی سنا ۔ جسکا منشا صرف دعوت الی اللہ اور گورنمنٹ عالیہ کے زیر سایہ تمام قوموں اور مذاہب کے باہم گر صلح و آشتی سے زندگی بسر کرنے کے متعلق حضرت مغفور مسیح موعود علیہ السلام کے آخری پیغام کا دوبارہ قوموں کو یاد دلا کر اس پر عمل کی کوئی صورت نکالنے کی نصیحت پر مشتمل تھا ۔

لیکچر کیسا ہوا ۔ کس محویت سے لوگوں نے سنا ۔ باوجود شدید گرمی کے کس طرح سامعین ہمہ تن گوش رہے ۔ یہاں تک کہ ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں ۔ کہ اگر حضرت موصوف ۱۲ بجے رات تک بھی لیکچر ختم نہ کرتے ۔ تو ایسی محویت طاری تھی کہ لوگوں کو معلوم بھی نہ ہوتا کہ کتنا وقت ہو گیا ۔ اور کتنی رات گذر گئی ۔ اور یہ صرف ہم احمدیوں کا ہی خیال نہیں ۔ بلکہ غیر مذاہب کے سامعین تک نے اس چشم دید حقیقت اور صداقت کا اقرار کیا ہے ۔ جیسا کہ ذیل میں دو خطوط کے خلاصہ سے بیرونجات کے ناظرین معلوم کر سکیں گے ۔ یہ خطوط انہیں دنوں کے آئے ہوئے میرے پاس رکھے ہیں ۔ افسوس کہ اس سے پہلے میں اخبار میں نہیں بھیج سکا ۔

اول ۔ از جناب پنڈت چوہدری رام بھجدت صاحب رئیس اعظم بی ۔ اے ۔ ایل ایل ۔ بی پلیڈر چیف کورٹ پنجاب

جناب من قریشی صاحب ۔

تسلیم .... عرض ہے کہ مجھے جناب میرزا محمود احمد صاحب کے لیکچر سننے کا اتفاق ہوا ۔ میری رائے ناقص میں لیکچر کو جملہ حاضرین ہر مذہب و ملت نے پسند کیا ۔ اور میں نے اسے بہت ہی پسند کیا ۔ لائق لیکچرار نے نہایت متانت اور تدبر اور فصاحت سے صلح کل اصولوں کو بیان کیا ....

.... اس گرمی میں اتنی دیر تک خلقت کا جم ہو کر بیٹھے رہنا لیکچر کی کامیابی کا اعلیٰ ثبوت ہے ۔ اس لئے مجھے خوشی ہے کہ میں ایک لائق باپ کے لائق بیٹے کے ایک کامیاب لیکچر کے سامعین میں سے تھا ۔ آپ کا نیاز مند ۔ رام بھجدت چوہدری ۔ ۳ - اگست

دوم ۔ از سردار امر سنگھ صاحب ایڈیٹر لائل گزٹ لاہور

کرمی قریشی صاحب .... قطع نظر اس کے کہ مجھے حضرت میرزا بشیر الدین صاحب کے مشن اور عقائد سے کتنا ہی اختلاف ہو ۔ لیکن اس چشم دید حقیقت سے انکار نہیں ہو سکتا ۔ کہ ۱۱ - جولائی والا صاحبزادہ میرزا محمود احمد صاحب کا لیکچر لاہور میں نہایت کامیابی اور نہایت دلچسپی سے سنا گیا ۔ میں نے لیکچر خود سنا ۔ اور اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ جلسہ گاہ میں سامعین کی کثرت سے جگہ نہ رہنے کے باعث منتظمان جلسہ نے احمدی حضرات کو فرش سے اٹھا کر ایک ناہموار سی بے فرش جگہ پر بیٹھنے کی تکلیف دی ۔ آپ کا خیر اندیش امر سنگھ ۲ - اگست ۱۹۱۵ء

اس کے بعد میں حق پسند پبلک اور حکام عالیمقام کو لاہور کے اخبار پیغام صلح مورخہ ۲۰ - جولائی کا ایک ریمارک دکھلانا چاہتا ہوں ۔ کہ کس طرح اس نے بے وجہ نہ فقط جھوٹ کا شائع کرنا ہی گوارا کیا ۔ بلکہ لاکھوں انسانوں کے برگزیدہ امام کی توہین کر کے ان کے پیروؤں کا دل بھی دکھایا ۔ جو یہ ہے ۔

"اگر صاحبزادہ صاحب کی تقریر اس قابل ہی کہاں تھی کہ .... اس کے سننے میں اپنے قیمتی وقت کو ضائع کرتا ۔ اور پھر ان ناپسندیدہ کلمات کو سنتا جو میرزا محمود احمد صاحب نے ان کی نسبت بیان کئے ۔ اور خواہ مخواہ لوگوں کی سمع خراشی کی ۔ باقی رہا لیکچر کی دلچسپی اور لوگوں کا جگہ نہ ہونے کے باعث مایوسی کے ساتھ واپس چلا جانا ۔ یہ اگر یوں کہا جاتا ۔ کہ لیکچر کی عدم دلچسپی کے باعث مایوسی کے ساتھ بہت لوگ واپس چلے گئے ۔ اور رفتہ رفتہ جلسہ سے اٹھ کر اس عدم دلچسپی اور میرزا محمود احمد صاحب کی ناقابلیت کی داد دیتے رہے تو شائد موزون بات ہوتی ۔"

اس کے بعد عرض ہے کہ یہ لیکچر غریب و امیر ۔ رعیت و حکام ۔ مخالف و موافق ہر طبقہ کے لوگوں نے سنا ۔ اور اس حالت کو بچشم خود دیکھا ۔ عقائد کا اختلاف اور مخالفت دوسری چیز ہے ۔ اور ہم جانتے ہیں کہ لاہور میں ہمارے اشد ترین مخالف بلکہ کافر اور بے ایمان کہنے والے بھی بہتیرے ہونگے ۔ لیکن ہم یہ امید نہیں کر سکتے کہ اختلاف عقائد کی وجہ سے کوئی معمولی راستی پسند انسان بھی خواہ وہ کسی مذہب و ملت کا ہو اس لیکچر کی کامیابی سے انکار کر دے اس سے بڑی کامیابی کیا ہو گی ۔ کہ باوجودیکہ لاہور کے قیام میں ہر روز بیعت کرنیوالوں کا سلسلہ جاری رہا ۔ لیکن لیکچر کے ختم ہوتے ہی حالانکہ رات کے دس بج چکے تھے بیعت کرنیوالوں کی بار بار کی درخواست پر اسی پلیٹ فارم پر ایک بڑے گروہ کی بیعت تو لیگئی ۔ اور غیر مبائعین حضرات سے بھی بہت لوگ اس حالت کو دیکھ رہے تھے مثلاً ملک غلام محمد صاحب رئیس لاہور ۔ اور جناب خانصاحب چوہدری غلام رسول صاحب کوتوال لاہور بھی وہیں نزدیک ہی تشریف رکھتے تھے ۔ پھر نہ معلوم کہ اس اخبار نے جس کا نام ہی صلح کا اخبار تھا ۔ اتنے دل دکھا کر اس دو مہینہ کے عرصہ میں کیا کیا انعام حاصل کئے ہیں ۔ اس کا فیصلہ بھی ہم خدا تعالےٰ کے ہی سپرد کرتے ہیں ۔ السلام ۔

حاجیصاحب کا تلوار اٹھانا خدا اور رسولؐ کے حکم کے خلاف ہے

صاحبان حاجیصاحب صوبہ سرحدی میں ایک مشہور معروف پیر ہیں۔ اور صوبہ سرحدی کے اکثر لوگ ان کے مرید ہیں۔ مدت سے وہ گورنمنٹ کے برخلاف تھا۔ اس موقعہ پر جبکہ گورنمنٹ ایک عظیم الشان جنگ میں مشغول ہے۔ گورنمنٹ کو حاجی صاحب کی نسبت کچھ شبہ پیدا ہوا کہ ایسا نہ ہو۔ کہ حاجی صاحب سرحد کے لوگوں کو گورنمنٹ کے برخلاف اکسائے گورنمنٹ نے حاجی صاحب سے ضمانت طلب کی۔ حاجی سرکاری علاقہ سے غیر علاقہ میں بھاگ گیا۔ اس کا یہ بھاگ جانا اس بات پر دلالت کرتا ہے۔ کہ اس کے دل میں بغاوت کا مادہ موجود تھا۔ حاجی نے غیر علاقہ (بونیر) کے لوگوں کو گورنمنٹ کے برخلاف اکسایا۔ کہ اے مسلمانو یہ وقت جہاد کا ہے اور میرے پاس ایسی کرامت ہے جس کے ذریعہ انگریزوں کی توپیں بالکل بیکار ہو جائینگی۔ اور سرکار کے پاس فوج نہیں ہے بس ہمارا پہلا قدم مردان پر ہوگا۔ اور دوسرا قدم اٹک پر ہوگا غیر علاقہ کے جاہل لڑاکے لوگ جو ہر وقت لڑائی کے لئے آمادہ ہوتے ہیں۔ ان کرامت کی ڈینگو کو سنکر لڑائی پر آمادہ ہو گئے چند دن ہوئے۔ کہ گورنمنٹ نے سرحد پر فوجیں بھیج دیں سنا جاتا ہے۔ کہ پہلے دن وہ توپوں کے سامنے آئے۔ کیونکہ ان کا ایمان تھا۔ کہ حاجی صاحب نے کرامت کے ذریعے توپ بند کیا ہے۔ جب وہ سامنے آئے۔ تو توپوں نے انکو مولی گاجر کی طرح اڑا دیا۔ اب وہ میدان میں آنیکی جرأت نہیں کرتے۔ ہاں کبھی کبھی رات کو حملہ کرتے ہیں۔ ایک گروہ تو حاجی صاحب کے برخلاف ہو گیا ہے۔ کیونکہ کرامت جھوٹا ثابت ہوا۔ اور دوسرے گروہ نے ہماری سرکار کو لکھا تھا۔ اگر ہمکو کچھ روپیہ دو تو ہم لڑائی نہیں کرتے لیکن انکو جواب دیا گیا۔ کہ اب تم لوگوں سے سرکار تاوان جنگ لیگا۔ اور وہ دن گئے۔ کہ تم لوگوں کو روپیہ دیا کرتا تھا۔ اب بیشک لڑو۔

اب حکام بالا سے یہ حکم صادر ہوا ہے۔ کہ حاجی صاحب کے تمام مریدوں کو گرفتار کیا جائے۔ تمام علاقہ کے مفسد ملانوں کو گرفتار کیا گیا ہے۔ آج کل کوئی اگر مولوی سے پوچھے کیا آپ حاجی صاحب کے مرید ہیں۔ تو بلا تامل کہدیتا ہے۔ کہ میں تو حاجی صاحب کو جانتا بھی نہیں۔ اکثر مولوی اپنے داڑھی کے بال چھوٹے کرانے لگے ہیں۔ تاکہ انگریز گرفتار نہ کرے۔ خدا جانے کہ ان ملاؤں نے انگریزوں کے ساتھ جہاد کرنے کا مسئلہ کہاں سے نکالا ہے **گورنمنٹ نے ہمارے دین میں کسی قسم کی دست اندازی نہیں کی ہے**۔ گورنمنٹ نے مسلمانوں کو کسی قسم کی تکلیف نہیں دی۔ خدا اور رسولؐ کا تو یہ حکم ہے۔ کہ گورنمنٹ کا تابعدار رہو حضرت مرزا صاحب نے ہمکو کیا ہی اچھی تعلیم دی ہے۔ اور ان کی وہ باتیں ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ آپنے **جہاد کو منع فرمایا ہے**

اب چھوڑ دو جہاد کا اے دوستو خیال | دین کیلئے حرام ہے اب جنگ اور قتال
اب آگیا مسیح جو دین کا امام ہے | دین کے تمام جنگوں کا اب اختتام ہے
اب آسمان سے نور خدا کا نزول ہے | اب جنگ اور جہاد کا فتوی فضول ہے
دشمن ہے وہ خدا کا جو کرتا ہے اب جہاد | منکر نبی کا ہے جو یہ رکھتا ہے اعتقاد
کیوں چھوڑتے ہو لوگو نبی کی حدیث کو | جو چھوڑتا ہے چھوڑ دو تم اس خبیث کو
کیوں بھولتے ہو تم یضع الحرب کی خبر | کیا یہ نہیں بخاری میں دیکھو تو کھولکر
فرما چکا ہے سید کونین مصطفےٰ | عیسیٰ مسیح جنگوں کا کر دیگا التوا
جب آئیگا تو صلح کو وہ ساتھ لائیگا | جنگوں کے سلسلے کو وہ یکسر مٹائیگا
ہونگے ایک گھاٹ پہ شیر اور گوسپند | کھیلینگے بچے سانپوں سے بیخوف و بیگزند
یعنی وہ وقت امن کا ہوگا نہ جنگ کا | بھولیں گے لوگ مشغلہ تیر و تفنگ کا

یہ حکم سن کے بھی جو لڑائی کو جائیگا
وہ کافروں سے سخت ہزیمت اٹھائیگا

آئے دن مسلمان کیسے تباہ ہو رہے ہیں یہ سب قرآن کریم کو چھوڑ دینے کا نتیجہ ہے۔ کاش حاجی صاحب ذرا بھی عقل سے کام لیتا۔ تو اچھا ہوتا۔

صاحبان اسی حاجی صاحب کا ایک بڑا مرید تھا۔ اس نے صوابی میں جمعہ کے دن ممبر پر چڑھ کر تقریر کی۔ کہ اے مسلمانو مرزا صاحب نے دعوی کیا ہے۔ کہ میں خدا کا بیٹا ہوں اور کبھی فوت نہیں ہونگا۔ اور میں خدا کے پاک نطفہ سے پیدا ہوا ہوں" اس قسم کا بکواس ایک اونچے ممبر پر چڑھ کر کر رہا تھا۔ لیکن خدا کی غیرت کب ان باتوں کو برداشت کر سکتا تھا فوراً عین اسی وقت جبکہ وہ تقریر کر رہا تھا۔ ممبر کا **تختہ ٹوٹ گیا** اور اس کی گردن ممبر کے تختے کے درمیان پھنس گئی اور کچھ دیر کے بعد مر گیا۔ اور جمعہ کسی اور مولوی نے پڑھایا۔ اسی حاجی صاحب کا ایک اور بڑا مرید قادیان آیا تھا۔ مولوی اسمٰعیل صاحب اور مولوی سرور شاہ صاحب کے ساتھ دو تین دن بحث کرتا رہا۔ آخر مان گیا کہ مرزا صاحب واقعی مسیح موعود ہیں۔ پھر قادیان میں جو پٹھان رہتے ہیں ان کی طرف مخاطب ہو کر کہنے لگا۔ اگر میں مرزا صاحب کی بیعت میں داخل ہو جاؤں تو وہاں کے مولوی مجھکو کافر بنائینگے۔ اور میں کس چیز پہ گذارہ کرونگا۔ اب تو میں مسجد کا امام ہوں۔ لوگ مجھکو دانے وغیرہ دیتے ہیں۔ تو میرا گذارہ ہو جاتا ہے جب حضرت خلیفۃ المسیح اولؓ نے یہ بات سنی۔ تو اس مولوی کے اس کمزور ایمان پر سخت افسوس فرمایا۔

شکر ہے کہ احمدی جماعت کے لوگ دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کا عہد ہر وقت پورا کر رہے ہیں۔ احمدیوں کو لوگوں نے دکھ دیا! لیکن انہوں نے سچی راہ کو ہرگز نہ چھوڑا۔ ایک احمدی اپنے مال کو چھوڑ سکتا ہے۔ اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ سکتا ہے۔ انہیں ہزاروں روپے کے مکانات، اور ہزاروں روپوں کے اراضیات کو چھوڑ سکتا ہے۔ اور چھوڑے ہیں۔ لیکن سچے دین اور سچے امام کو نہیں چھوڑ سکتا۔ اے احمدی قوم یاد رہے کہ یہ وہی حاجی صاحب ہیں۔ جو کہا کرتا تھا۔ کہ میں قادیانیوں کو صوبہ سرحدی سے نیست و نابود کر دونگا۔ اور یہ وہی حاجیصاحب کے مرید ہیں۔ جو کہا کرتے تھے۔ کہ ہم قادیانیوں کو نیست و نابود کر دینگے۔ یہ وہی ملانے ہیں۔ جو جگہ بجگہ جلسے کرتے تھے۔ کہ مرزائیوں کو ضلع خارج کر دیا جائے۔ خدا کی شان بجائے احمدیوں کو نیست و نابود کرنے کے آج وہ خود نیست و نابود ہو رہے ہیں۔ اور بجائے احمدیوں کو ضلع خارج کرنے کے وہ خود صوبہ سے خارج ہو رہے ہیں۔ عبرت! عبرت!! عبرت!!!

(نامہ نگار)

مالاباری عریضۂ اخلاص

(وقت قیمت کا تکلیف معاف، دور بہت ہے۔)

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ یا سیّدی سیّدی
دیا امام الزمان۔ وبفیض الرحمۃ العالم واحمد نبی اللہ
وحضرت خلیفۃ المسیح والمہدی الثانی! حضور کے
خدمت شریف میں یہ خادم وعاجز بندہ ٹی۔ سی عبد القادر صاحب
احمدی دست بستہ عرض کرتا ہوں۔ کہ ہمارا یہ کنیا نور ملیبار کا مخالف
لوگ جو اذیتیں دوکھ کرتا ہے وہ تکلیف ابھی تھوڑا بہتر ہے
کیونکہ ایک روز سب کلکٹر صاحب اور پولیس سپرنڈنٹ یہ دونوں
یورپین صاحب ہمکو چہار آدمی کو بلاکر ہمارا احمدی سلسلہ کا اور
ہمارا مذاہب کا تعلق سے پوچھا تب ہم نے حضور کا کرم سے
اور خدا کے فضل سے تھوڑا سا ہمارا تعلیم کا جواب دیا۔ ان صاحبان
کو دل پسند اور خوش ہوا خدا نے انکا دل میں بہت رحم ہمارا طرف
سے دیا۔ انہوں نے پھر ہم سے ہمارا مذہب کتاب انگریزی
میں کچھ ہے تو ہمکو دینا بولا۔ تب ہمارا پاس طیار نہیں تھا۔ وہ کتاب
ہمنے پنجاب میں لکھکر کتاب لیکو البتہ دیویگا بولا۔ اور بعد اس
کے انہوں نے ہمارا واسطے ایک قبرستان میدانی ایک
ٹکڑا زمین گورنمنٹ سے ہم کو دلا دیئے۔ اور پھر بڑے
کلکٹر صاحب کا حکم آیا یہاں کا راجا کو اور گاؤں والوں قاضی
سے یہ احمدیاں کو کہلی مسخری مت کرو اور پھر بھی ایسا مسخری
وتکلیف ویگے تو سزا دار ہو جائیگا ایسا تاکید کیا حضور کا دعا
وبرکت ہمارے طرف حاصل ہوا یا اللہ اور بھی ہم احباب کو
اور سلسلۂ حق کو خیر کرے الحمد للہ رب العالمین۔ آمین
اور پھر بھی حضور شریف ہم غریبان کو دعا کا واسطے سب
وقت درخواست کرتا ہوں اور میرے دل تو ہر وقت رات
اور دن اللہ کا ہی شکل یاد کرتا ہوں حضور کا حکم کا تحفہ تھوڑا
تھوڑا تعلیم ہے وہ دوسروں کو بھی کتاباں اور الفضل
پڑھکر سنا دیتا ہوں ابھی ظاہر سے بول دیتا ہوں۔ اللہ حافظ
اور حضور علیہ السلام کا دعا کا برکت سے جلدی احمدی سلسلہ
کا تعلیم لوگوں کو شاید معلوم ہو دیگا یا اللہ آمین۔ الحمد للہ
رب العالمین سے شکر ادا کرتا ہوں بہت تنگی کا وقت
تھا وہ وقت حضور کا دعا وبرکت سے ہی خدا نے یہ عظیم الشان
قدرۃ بنادیے ایک دس لاکھ روپیہ خرچ کئے تو بھی ایسا
حکم علیحدہ ایک قبرستان کا ٹکڑا تو نہیں ملیگا کبھی نہیں
ملیگا۔ خدا نے آسان کردیا اور پھر بھی خدا عفرانسے دعا کرنے
کو ہمارا درخواست ہے اور یہ میرا خطوط میں جو حروف اور
فقرات میں غلط ہے کیونکہ اردو لکھنے کا قواعد معلوم نہیں
ہے وہ معاف کرنے کا عرض ہے یہ تو بہت عاجز خادم
ہے حضور علیہ السلام کا رحم دل میں یہ سادہ غریب سے
بہت یاد سے رحم رکھیگا سمجھتا ہے۔ حضور علیہ السلام کا
جسمانی شکل میرا آنکھو نسے دیکھا نہیں ہے۔ لیکن حضور
کا کتاب برکات خلافت میں سات درجہ کا باب میں سے
حضور کا شکل برابر میرا عاجز کا دلسے دیکھتا ہے۔ البتہ
پہلے رات ضرور حضور کا شکل میرا یاد دل سے دیکھ ہی رہتا
ہے۔ اور خدا نے دنیا کا مال مجھے ابھی کوئی برس سے دور
ہوا ہے۔ مال سے مجھے کچھ طاقت نہیں ہے لیکن دنیا
میں طور طور کا مال خدا نے تیار رکھتا ہے۔ اللہ ہے رب
العالمین آمین۔

کتاب براہین احمدیہ پورا جلد کا خواہش ہے اور آئینہ
کمالات کتاب کا شوق ہے ہیں میرا کام دوسرا کچھ کام دنیا
کا نہیں ہے میرا بھی اور ہمارے احباب کو بلی خدا نے
سلامت رکھیے آمین۔ باقی آئندہ راقم میں ایک طفل ہوں
جو عقل نہیں ہے اور علم بھی۔ پہلے ایک انسانی کو گاؤں
والا مخالف مارا ماری ہوا تھا وہ کیس دونوں پہلو کا تاریخ
ستمبر ۱۷ اور ۱۸ کو رکھا ہے خدا خیر کرے۔ اور دعا کا
درخواست ہے۔ ایسا شدید کا سبب خدا جانتا ہے
لیکن میں ہوں بہت عاجزی اور بے طاقتی فقط۔
حضور کا مضبوط اور کچھ نہیں۔

ناظرین کرام - اس مراسلہ کی زبان وبیان کو نہ دیکھئے۔ اس اخلاص
وعقیدہ کا خیال کیجئے جو صاحب مراسلہ کے لفظ لفظ سے عیاں ہے۔ عبارت
کا ظاہر کچھ بھی ہو مگر مفہوم ومعنی سے اس ایقان وایمان کا اندازہ
کریں جو بلا خاص تبلیغ کے اسقدر دور افتادہ فدایان احمدیت
میں محض فضل ربی سے ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ اور جو خلافت حقہ
ثانیہ کی امتیازی برکات سے ہے۔ ان مالاباری بھائیوں کی زبان
اردو نہیں ہے محض حضرت اقدس کے کلمات طیبات سے مستفیض ہونیکے شوق
میں اور غالباً ایک بڑی حد تک انہی کی مزاولت سے اتنی اردو سیکھی معلوم ہوتی ہے جو*

دعوت الی الخیر

انگلستان میں

چودہری فتح محمد صاحب کا تازہ خط

لندن ۳ ستمبر

بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سیّدی۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں بفضل خدا خیریت
سے ہوں اور حضور کی صحت کے لئے دست بدعا۔ قاضی
صاحب غالباً روانہ ہو چکے ہونگے۔ راستہ میں اب کچھ خطرہ
نہیں ہے۔ گو انسان کی زندگی ہر وقت اللہ تعالیٰ کے ہاتھ
میں ہے۔ اس ہفتہ ایک خوشی کی خبر یہ ہے کہ مسٹر حسن شش
کو ایک مصری اخبار "بڑدھ" نامی کے ایڈیٹوریل سٹاف
میں ملازمت ملگئی ہے جس کے وہ دراصل روح رواں ہونگے
انشاء اللہ۔ اور اس طرح مصر میں اللہ تعالیٰ نے تبلیغ احمدیت
کا ایک عمدہ موقعہ پیدا کردیا ہے۔ شیخ عبد الرحمن صاحب
کے چلے جانے سے جو کمی ہوئی تھی اس کی اب خدا چاہے
تو بوجہ احسن تلافی ہو جائیگی۔ مسٹر محمود عودت کہتے ہیں۔ کہ
مجھے ریویو آف ریلیجنز کے پرچے جتنے بھی باسانی مہیا
ہو سکیں روانہ کردیئے جائیں۔ تاکہ انہیں پڑھ کر اسلام کے
متعلق مضامین لکھے جائیں۔ دوسرا مژدہ یہ کہ ایک خاتون
کے ساتھ چند ماہ سے ملاقات اور خط وکتابت تھی اب وہ
اسلام کے بہت قریب آگئی ہے۔ خدا چاہے تو چند
روز میں اپنے اسلام لانے کا اظہار کردیگی۔ جیسا کہ اس کی
مندرجہ ذیل چٹھی سے پایا جاتا ہے:۔

نقل خط - پیارے مسٹر سیال۔ مجھے تمہاری چھوٹی
سی کتاب بہت پسند آئی اور میں مشکور ہوں کہ تم نے مجھے اس
کے لینے کی ترغیب دلائی۔ امید ہے کہ میں انشاء اللہ
جلدی ہی آپکو بتا سکونگی کہ اس کتاب سے میرے
ایمان وایقان میں کتنی زیادہ ترقی ہوئی ہے۔ (الحمد للہ)
مجھے اپنے اظہار اسلام میں صرف اتنا انتظار ہے کہ
ذرا اور تحقیق حق کر کے بکلی طمانیت قلب حاصل کرلوں۔
والسلام۔ حضور اس خاتون کے لئے دعا فرمائیں کہ
اللہ تعالیٰ اسے جلدی ہی پختہ احمدی مسلمان بنا دے

* دنیا داروں کے اعلیٰ ترین مگر خشک نثر سے کہیں زیادہ قابل رشک ہے۔ (ایڈیٹر)

یہ خاتون ادبیات سے خوب واقف ہے اور شاعرہ بھی ہے۔ والسلام۔

خواستگار دعا خاکسار فتح محمد۔

قاضی عبداللہ صاحب بی اے بی ٹی احمدی مبلغ انگلستان کے پچھلے خط مورخہ ۱۳ ستمبر سے معلوم ہوا کہ ۱۵۔ ستمبر کو آپ کولمبو سے جہاز میں روانہ ولایت ہونیوالے تھے یہ جہاز انشاء اللہ یکم اکتوبر کو مارسیلز پہنچ جائیگا خدا تعالےٰ کے خاص فضل وکرم سے راستہ میں آپکو اب تک کسی قسم کی تکلیف نہیں ہوئی کئی شخصوں کو تبلیغ کرنے کا بھی اللہ تعالےٰ نے آپکو موقعہ دیا اور توفیق بخشی۔ اور از انجملہ سیلون میں نورہنگ نامی ایک کاٹھیا واری صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کو بکلی تسلیم بھی کر لیا اور جلدی ہی عریضہ بیعت لکھنے کا وعدہ کیا۔ فالحمد للہ۔

اطلاع۔ دعوت الی الخیر سے متعلق مختلف اطراف کے چند مراسلے اور بھی پہنچے ہوئے ہیں جو پچھلے طویل مضامین کے سبب تا حال شائع نہ ہو سکے اب انشاء اللہ جلدی ہی انہیں ہدیۂ ناظرین کر دینگے۔ ایڈیٹر۔

فہرست نومبائعین

چوہدری محمد بخش صاحب۔ گہسپوں	مقدم حبیب۔ کشمیر
محمد شریف ״	محمد عالم جہلم
منشی [illegible] صاحب۔ ״	ماسٹر انوار احمد۔ گورگاؤں
حبیب اللہ جہلم	شیخ خدا بخش مع اہل عیال جہلم
سید عمر شاہ۔ گگھر۔ گجرات	عبد الحمید۔ مظفرنگر
اہلیہ ״ ״	چودہری عالم دین۔ سیالکوٹ
حکیم غلام حیدر صاحب اٹک	والدہ عبد الغفار۔ کشمیر
فضل الٰہی۔ جہلم	دختر صاحب دین۔ جہلم
غلام احمد گجرات	اہلیہ امیر احمد۔ گوجرانوالہ
حافظ امام الدین۔ گورداسپور	محمد اسمٰعیل۔ ہوشیارپور
حسین بخش ״	محمد دین۔ علی پور۔ لاہور
نظام الدین ״	امام الدین۔ سرگودہ

منشی محمد حسین۔ برہما	مبارک علی بخش گنگوہ دہلی
اہلیہ صاحبہ قاضی محمد یوسف پشاور	برکت علی برہما
غلام دین۔ ملتان	اہلیہ ״ ״
مسماۃ رشیم بی بی ״	عبد الرحیم۔ ڈیرہ غازیخان
فیروز بیگم۔ جموں	محمد سلیمان۔ فیروز پور
عبد الرحمٰن۔ فریدآباد	**بیعت خلافت**
منشی نصیر الدین صاحب قادیان	محمد حسین صاحب

میزان ۳۱

ظہور المہدی میں سلسلہ حقہ احمدیہ کے متعلق تمام ضروری بحثیں بہ دلائل معقول و منقول نہایت عمدگی و خوش اسلوبی سے یک جا کر دی گئی ہیں ہر احمدی کے لئے اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت ۸؍ **تشحیذ قادیان**

تازہ اطلاع اور ضروری گزارش دفتر مینیجر اخبار الفضل کے سامان میں ان دنوں کچھ تبدیلی واقع ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے امید کی جاتی ہے کہ آئندہ انتظامی امور میں نیز ناظرین کرام کے ساتھ خط کتابت و تعمیل فرمائشات میں بہت کچھ اصلاح ہو جائیگی۔ اب آپ صاحبان بھی از راہ عنایت اخبار کی توسیع اشاعت میں خاص سعی و توجہ فرمائیں۔ گذشتہ دو سال میں چار ہزار روپیہ حضرت اقدس ایدہ اللہ کو اپنی گرہ سے دینا پڑا ہے۔ یہ کچھ کم زیر باری نہیں اور اس کی جہاں اور بھی کچھ وجوہات ہوں وہاں سب سے بڑا سبب اخبار کی قلیل اشاعت ہے۔ الفضل اس وقت سلسلہ عالیہ کی جو قیمتی خدمات انجام دے رہا ہے۔ ان کی اہمیت اگر اس کے ناظرین اور احمدی احباب ہی نہ سمجھیں تو اور کون سمجھیگا؟ والسلام (خاکسار ایڈیٹر)

تاکیدی التماس خط وکتابت میں راقم کا نام اور پتہ صاف و صحیح مع تاریخ تحریر کے ہونا ضروری ہے۔ ورنہ جواب یا تعمیل میں بڑی دقت اور بعض اوقات بالکل معذوری ہوتی ہے۔ (مینیجر)

اصلی ممیرا اور ممیرا کا سرمہ

اصلی ممیرا اور ممیرے کے سرمہ کا اعلان عرصہ دراز سے شائع ہوتا ہے اس اثناء میں بہت سے لوگوں نے فائدہ اٹھایا ہے یہ سرمہ حضرت خلیفۃ المسیح مولوی حکیم نور الدین صاحب کا بتایا ہوا ہے آپنے اس سرمہ کے متعلق فرمایا کہ "برائے امراض چشم بسیار مفید است" یہ سرمہ دھند جالا۔ پڑبال اور سرخی اور ابتدائی موتیا بند کیلئے نہایت مفید ہے قیمت سرمہ قسم اول فی تولہ للعہ قسم دوم ۸؍ قسم سوم عہ اصلی ممیرا قیمت عـ۵ فی تولہ ہے۔

ترکیب استعمال ممیرا پتھر پر گھسکر یا سرمہ کی طرح باریک کر کے آنکھوں میں ڈالا جائے یہ سرمہ خاصکر جنکی آنکھیں گرمی کی موسم میں دکھتی ہوں ان کے لئے بہت مفید ہے۔

ست سلاجیت محیط اعظم سے نقل کیا گیا ہے جس کی عبارت یہ ہے مقوی جمیع اعضا نافع صرع مشتہی طعام قاطع بلغم و ریاح و دافع بواسیر و جذام و استسقا و ندری و تنگی نفس و دق و تنفیخ خیت فساد بلغم و قاتل کرم شکم کے لیے بہت مفید ہے صبح ہمراہ شیر گاؤ بقدر دانہ نخود استعمال فرماویں۔

لنگیاں اور کلاہ ہر قسم اور ہر رنگ کی مشہدی پشاوری بادامی و سیاہ بشری حاشیے ہر قیمت کے مل سکتے ہیں۔

المشتہر احمد نور کابلی مہاجر سوداگر قادیان

اس نام سے وہ معرکۃ الآراء تقاریر جو حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ نے سالانہ جلسہ پر فرمائی تھیں چھپ کر تیار ہو گئی ہیں۔ بہت عمدہ لکھائی چھپائی کے ساتھ انجمن ترقی اسلام نے شائع کی ہیں چونکہ جماعت کیلئے عملی زندگی کے متعلق ہدایات اور علمی نکات کا مجموعہ ہیں۔ اس لئے ہر ایک احمدی کو خریدنی چاہئیں قیمت ۸؍ رکھی جو بالکل واجبی ہے۔

پیغام حنیف ایک مخلص احمدی کے قلم سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ ۸۴ صفحہ کا رسالہ ہے قیمت ۱؍ فی کاپی بغرض تقسیم عہ کے ۲۰ رسالے۔ محمد حسین احمدی تاجر کتب قادیان

قرضہ میعادی گورنمنٹ ہند

اُن شرائط کے متعلق نوٹس جن پر عوام الناس ڈاک خانہ کی معرفت قرضہ دے سکتے ہیں۔

ذیل کا اعلان پنجاب گورنمنٹ کی طرف سے برائے اشاعت دفتر الفضل میں موصول ہوا ہے پیشتر اس کے کہ اس اعلان کو ہم احمدی پبلک تک پہنچائیں ہم اس بات کا اعادہ کرنا ضروری سمجھتے ہیں کہ گورنمنٹ کو اس وقت روپیہ کی سخت ضرورت ہے ہر ایک وہ جو روپیہ رکھتا ہے قرضہ دیکر اسوقت سرکار والا کی مدد کرے +

ہم احمدی قوم کی خدمت میں خصوصاً زور سے عرض کرتے ہیں وہ گورنمنٹ کو روپیہ بطور قرضہ حسنہ دیں - اور اگر مسلمان بھی قرآن کے حکم پر عمل کر کے بلا سود روپیہ دیں تو ثواب کے مستحق ہونگے - والسلام

خاکسار منیجر الفضل

گورنمنٹ امسال ایک جدید نمونہ (فارم) کے مطابق بشرح ۴ فیصدی قرضہ لے رہی ہے جو نومبر ۱۹۲۳ء تک بیباق کر دیا جائے گا لیکن گورنمنٹ اگر چاہے تو وہ اس کو اکتوبر ۱۹۲۰ء کے بعد کسی وقت ادا کر سکتی ہے +

۲- ۴½ کروڑ روپیہ قبل ازیں درخواستوں کے حسب معمول کلکتہ و مدراس و بمبئی اور دیگر بڑے بڑے مرکزوں میں پہنچنے پر لیا جا چکا ہے اور اس لحاظ سے قرضہ کا لیا جانا اب بند کر دیا گیا ہے۔ لیکن اس کے علاوہ اُن اشخاص کو جو قرضہ قلیل رقوم میں دینا چاہتے ہیں۔ عام اس سے کہ سیونگ بنکوں میں روپیہ جمع کرانے والے ہوں یا نہوں اُس نزدیک تریں ڈاک خانہ کی معرفت قرضہ دینے کا خاص موقع دیا جاتا ہے جو سیونگ بنک کا کام کرتا ہو +

قرضہ کس طرح دیا جائے گا

۳- ڈاک خانہ کی معرفت درخواستیں ۳۰- اکتوبر تک کسی وقت کیجا سکتی ہیں +

۴- درخواستیں ایسی رقوم کی بابت ہونی چاہئیں۔ جن میں پورے سینکڑے ہوں اور ۱۰۰ روپیہ سے کم کے لئے نہیں ہونی چاہئیں اور کسی ایک درخواست کنندہ کی صورت میں ۵۰۰۰ روپیہ سے زیادہ کے لئے نہیں ہونی چاہئیں +

نوٹ کوئی درخواست کنندہ ۵۰۰۰ روپیہ تک جدید قرضہ دینے کے لئے درخواست کر سکتا ہے باوجود اس امر کے کہ اُس کے پاس قبل ازیں ۴½ سے کے پرومیسری نوٹ ہوں جنکو وہ پیشتر ازیں ڈاک خانہ کی معرفت خرید چکا ہو +

۵- جو شخص درخواست کرنا چاہتا ہو۔ اُسکو لازم ہے کہ وہ نمونہ (فارم) ذیل کو پُر کر کے جو ہر ایسے ڈاک خانہ سے بھی مل سکتی ہے جو سیونگ بنک کا کام کرتا ہو نیز اس کو لازم ہے کہ وہ ساتھ ہی اس کے وہ پوری رقم ادا کرے جس کے قرضہ دینے کے لئے وہ درخواست کرے۔ اس غرض کے لئے وہ اس روپیہ سے استفادہ کر سکتا ہے جو اس کے حساب میں سیونگ بنک میں جمع ہو۔ بشرطیکہ وہ سیونگ بنک میں روپیہ جمع کراتا ہو یا وہ براہ راست نقد ادا کر سکتا ہے درخواست کنندہ مجاز ہوگا کہ ڈاک خانہ میں بذات خود جائے یا اپنی جگہ کسی اور شخص کو بھیجدے۔ جملہ رقوم کی جو (درخواست کنندہ کی طرف سے) ادا کی گئی ہوں۔ رسید دیجائے گی +

۶- ۱۰۰ روپیہ کی ہر رقم کے بدلے جو درخواست کنندہ ادا کرے گا اسکو اسی رقم کے سرکاری پرومیسری نوٹ دیئے جائینگے +

پرومیسری نوٹوں کا تحویل میں رکھنا

۷- نوٹوں کو درخواست کنندہ اپنی تحویل میں رکھ سکتا ہے یا اگر وہ پسند کرے تو وہ اس کی طرف سے حکام ڈاک خانہ کی تحویل میں رکھے جا سکتے ہیں درخواست کنندہ کو اس امر کی تصریح کر دینی چاہیئے کہ وہ درخواست کے نمونہ کو کس طریق میں پُر کرنا زیادہ پسند کرتا ہے۔ اگر وہ نوٹوں کو اپنے قبضہ میں رکھنا چاہتا ہو تو ڈاکخانہ اس کو اس وقت سے مطلع کرے گا کہ جب وہ نوٹ اُس کو مل سکینگے اور درخواست کنندہ کے اصالتاً حاضر ہونے پر نوٹ مذکور اُس کے حوالے کر دیئے جائینگے۔ اگر وہ نوٹوں کو ڈاک خانہ کی تحویل میں رکھنا چاہے تو اُس کے دوبارہ اصالتاً حاضر ہونے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ لیکن ڈاک خانہ کی طرف سے اُس مناسب وقت کے اندر اس امر کی اطلاع دیجائے گی کہ نوٹ مذکور ڈاک خانہ میں موصول ہو گئے ہیں اور اس کی طرف سے تحویل میں رکھ لیئے گئے ہیں۔ اگر وہ بعد ازاں کسی وقت نوٹوں کو اپنے پاس رکھنے کی خواہش ظاہر کرے تو نوٹ اُس وقت اُس کے حوالہ کر دیئے جائیں گے +

سود کی ادائیگی

۸- سود بشرح ۴ فیصدی سالانہ ششماہی اقساط میں یعنی ۲ فیصدی ۳۱ مئی کو- اور ۲ فیصدی ۳۰- نومبر کو ہر سال ادا کیا جائے گا قرضہ دینے کی تاریخ سے ۳۰ نومبر آئندہ تک کسی متفرق عرصہ کا سود پرامیسری نوٹوں کے حوالہ کر دینے کے وقت اگر وہ درخواست کنندہ کے اپنے قبضہ میں ہوں نقد ادا کر دیا جائے گا یا اگر وہ نوٹوں کو حکام ڈاکخانہ کی تحویل میں رہنے دے تو اس روپیہ میں جمع کرا دیا جائے گا جو سیونگ بنک میں اس کے حساب میں جس کا ذکر پیراگراف (فقرہ) ذیل میں درج ہے جمع ہو +

۹- اگر درخواست کنندہ اپنے پرامیسری نوٹوں کو حکامِ ڈاک خانہ کی تحویل میں چھوڑنے کا فیصلہ کرے تو آخرالذکر (حکام ڈاک خانہ) اُسکے روپیہ کا سود ششماہی وار باقاعدہ وصول کرکے سیونگ بنک میں اُس کے حساب میں جمع کرادے گا جو اس غرض کے لئے اس کے نام پر کھولا جائے گا- نیز ڈاک خانہ اس وقتاً فوقتاً جب کبھی سود اس طرح وصول کیا جائے گا- وصولی کی اطلاع دیتا رہے گا- اس کام کا حق الخدمت کچھ نہیں لیا جائے گا- اور سود کی ششماہی اقساط کرتے وقت کوئی انکم ٹیکس منہا نہیں کیا جائے گا +

اگر درخواست کنندہ پرامیسری نوٹوں کو اپنے قبضہ میں رکھے تو انکم ٹیکس اس کے سود کے روپیہ میں سے حسب معمول اس وقت منہا کردیا جائے گا جب سود کی ششماہی اقساط ادا کی جائیں +

پرامیسری نوٹوں کا فروخت کرنا

۱۰- اگر کوئی ایسا شخص جو سیونگ بنک میں روپیہ جمع کراتا ہو اور جسکے پاس اس جدید قرضہ کے متعلق ایسے پرامیسری نوٹ ہوں جو ضابطہ متذکرہ نوٹس ہذا کے مطابق ڈاک خانہ کی معرفت خریدے گئے ہوں کسی وقت ان کو کلاً یا جزواً دوبارہ فروخت کرنا چاہے تو ڈاک خانہ کی طرف سے اُس کے لئے ایسی فروخت کا انتظام کردیا جائے گا اور اُسکے واسطے کسی قسم کی دلالی یا کوئی اور فیس نہیں لیجائیگی- اس معاملہ کے متعلق پورے پورے مراتب ہر وقت ڈاک خانہ سے حاصل کئے جاسکتے ہیں +

درخواست کا نمونہ

منکہ ——————————

بذریعہ درخواست ہذا قرضہ میعادی بشرح ۴ فیصدی مشتہرہ ہمراہ اشتہار مطبوعہ گزٹ ہند- غیر معمولی مورخہ ۲۸ جولائی ۱۹۱۵ء کے

—————————— روپیہ کے

لئے درخواست کرتا ہوں +

میں اس درخواست کے ہمراہ مبلغ —————— روپیہ جمع کراتا ہوں جو قرضہ کی اس رقم کے برابر ہے جسکو پوری قیمت پر قرضہ دینے کے لئے میں نے درخواست کی ہے +

میں درخواست کرتا ہوں کہ مبلغ —————— روپیہ جو قرضہ کی اس رقم کے مساوی ہے جسکو پوری قیمت پر دینے کے لئے میں نے درخواست کی ہے اس غرض کیلئے اُس باقیماندہ روپیہ میں سے لے لیا جائے جو پوسٹ آفس سیونگ بنک کے حساب میں میرے نام پر جمع ہے + } غیر ضروری فقرات قلمزن کرو-

قرضہ اُس رقم کو ادا کرنے کے لئے جس کے پوری قیمت پر دینے کے لئے میں نے درخواست کی ہے میں بذریعہ درخواست ہذا مبلغ —————— روپیہ جمع کراتا ہوں اور درخواست کرتا ہوں کہ باقیماندہ رقم- یعنی مبلغ —————— روپیہ اس رقم میں سے لے لیا جائے جو پوسٹ آفس سیونگ بنک کے حساب میں میرے نام جمع ہے +

میں درخواست کرتا ہوں کہ قرضہ کی وہ رقم جس کا دیا جانا میرے لئے تجویز کیا گیا ہے میری طرف سے صاحب اکونٹنٹ جنرل ڈاک خانہ و تار برقی کی تحویل میں رہے اور اُس کا سود معینہ اوقات پر پوسٹ آفس سیونگ بنک کے حساب میں میرے نام پر جمع کرادیا جائے + } غیر ضروری فقرات قلمزن کرو

میں درخواست کرتا ہوں کہ قرضہ کی وہ رقم جس کا دینا میرے لئے تجویز کیا گیا ہے- مندرجہ ذیل مالیتوں- کے پرامیسری نوٹوں کی صورت میں میرے حوالہ کردی جائے +

نام ——————————

پتہ ——————————

تاریخ —————— ۱۹۱۵ء

(نمونہ (فارم) اگر ضرورت ہو تو کاٹ کر استعمال کی جاسکتی ہے) +